روزنامہ
# الفضل
قادیان
ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم چہار شنبہ

| جلد ۳۱ | ۲۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ش | ۱۹ ماہ صفر ۱۳۶۲ ھ | ۲۴ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۷ |
|---|---|---|---|---|


## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ رات بے خوابی کی بھی شکایت رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ۔

پرسوں عصر کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں جماعت دہم کے طلباء کو جماعت نہم کے طلباء نے الوداعی پارٹی دی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اور طلباء کو نصائح فرمائیں۔

جماعت احمدیہ گھوڑیواہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ آخری جمعرات یعنی ۲۵ فروری کو ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک منعقد ہوگا۔ گھوڑیواہ قادیان سے شرقی جانب ۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ قادیان اور گھوڑیواہ کے ارد گرد کے دیہات کے احمدی کثرت سے شامل جلسہ ہوں۔ اور زیر تبلیغ غیر احمدی احباب کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کی جائے۔

# حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا مسٹر گاندھی کے نام برقی پیغام

## الہامی مضمون پر مشتمل دردمندانہ اپیل

کراچی سے ۲۲ فروری ۱۹۴۳ء کو ایک بجکر ۲۵ منٹ پر جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال فرمایا۔ جو یہاں چار بجکر ۱۲ منٹ پر موصول ہوا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے گزشتہ شب (یعنی شب بین یکشنبہ و دوشنبہ) مندرجہ ذیل پیغام بمبئی گورنمنٹ کے واسطہ سے مسٹر گاندھی کے نام بھجوایا گیا ہے۔ اور بمبئی گورنمنٹ سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ اس پیغام کو مسٹر گاندھی تک بلا توقف پہونچا کر ممنون کرے:۔

"مجھے گزشتہ سے پیوستہ شب ذیل کا الہام ہوا۔ جو مجھے اس وقت سے پہلے سمجھ نہیں آیا تھا۔ میں اسے اب اولین موقعہ پر آپ تک پہنچا رہا ہوں الہام فارسی زبان میں تھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ افسوس ہے ایسے علم پر جو کہ اپنے رکھنے والے کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ علم جو آپ کو دیا گیا ہے اُسے آپ کو ایسے رنگ میں استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ جو خود آپ کی ہلاکت کا خطرہ پیدا کرے:۔

مجھے خدا کی طرف سے یہ علم دیا گیا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کا وقت آ رہا ہے۔ مگر آپ کو کچھ اور وقت انتظار کرنا ہوگا۔ اور آپ کو وقت کے آنے سے پہلے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔ اگر آپ ایسا کریں گے۔ تو آپ خدا کے سامنے اس شخص کی طرح ہوں گے۔ جو خدا کی دی ہوئی طاقتوں کو خود اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیتا ہے:۔

پس اگر حکومت اپنے فیصلہ میں نظر ثانی نہ کرے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ ایسا کرنے میں حق بجانب ہے۔ تو آپ کو خود بہادر بننا چاہیئے اور قبل اس کے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ اپنے فیصلہ کو بدل دینا چاہیئے:۔

جو کچھ مجھے خدا کی طرف سے معلوم ہوا ہے۔ وہ میں نے آپ تک پہنچا دیا۔ اور میری خدا سے دعا ہے کہ میرا یہ پیغام آپ کو بروقت مل جائے اور یہ کہ خدا آپ کے دل کو اس پیغام کے قبول کرنے کے لئے کھول دے"۔

امام جماعت احمدیہ از کراچی

درس الحدیث

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان تجدید

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

قرون گزشتہ کے علماء وعوام صرف قرآن و حدیث کو عمل میں لاتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و حدیث کے علاوہ سنت الرسول کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اول۔ کلام خدا یعنی قرآن مجید جو تواتر سے ہم تک پہونچا ہے۔ کہیں چلے جاؤ۔ ایران۔ توران۔ ترکستان وغیرہ میں خوارج۔ معتزل۔ بدعتی۔ نیز سنی۔ شیعہ۔ وہابی وغیرہ کے پاس ایک ہی قرآن مجید موجود پاؤ گے۔ دوم درجہ پر تعامل امت ہے۔ یعنی وہ عملی نمونہ جو صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے اخذ کیا۔ اور صحابہ نے اسے نقل کر کے تابعین تک پہنچایا اور پھر وہ عملی نمونہ ہم تک پہونچا ہے۔ اسی لئے فرمان خدا ہے۔ لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔ اس تعامل امت کو ہی سنت الرسول کہتے ہیں۔ سوم درجہ حدیث کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد حسین و عبداللہ چکڑالوی کے مباحثہ پر محاکمہ فرماتے ہوئے فرقہ "اہلحدیث" کی تائید کی تھی۔ اہلحدیث کے نزدیک کلام خدا کے بعد محمد رسول اللہ کا قول قابل عمل ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں تجدید فرمائی اور دوم درجہ پر تعامل امت کو رکھا۔ کیونکہ وہ بھی تواتر کی وجہ سے محفوظ ہے۔ احادیث تو بعد میں مدون و مرتب کی گئیں۔ کہیں چلے جاؤ نمازیں پانچ ہی ہونگی مغرب کے فرض تین کے بجائے چار نہیں ہوں گے۔ اور ظہر کے فرض چار کے بجائے تین نہ ہوں گے۔ اور اس عملی نمونہ کے لئے آج تک اپنے اپنے زمانہ کے مسلمان گواہ چلے آتے ہیں۔ اور اس تعامل امت کے ماتحت جو امور ہیں (نماز۔ روزہ اذان وغیرہ) ہم ان کو غلط نہیں قرار دے سکتے۔ کیونکہ یہ عملی نمونہ ہم تک تعامل امت اور تواتر سے پہونچا ہے۔ اگر ہم ان کو غلط قرار دیں گے تو قرآن مجید کو بھی غلط قرار دینا پڑے گا۔ کون ہے جو اس امر کا دعوے کرے کہ میں نے قرآن مجید فلاں سے پڑھا۔ انہوں نے فلاں سے۔ اور اس سلسلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچائے۔

پس یہ تعامل امت اور تواتر ہی کی وجہ سے محفوظ ہے ہمیں حضور کے کسی فعل یعنی نماز یا روزہ وغیرہ کے جواز کے لئے احادیث کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ تمام امور تعامل امت و تواتر سے ہم تک پہونچے ہیں۔ اور ان کے برحق ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں۔ اس لئے تعامل امت یعنی سنت الرسول کا دوسرا درجہ ہے۔ اسی طرح اذان ہے۔ اس کے جواز اور صحیح ثابت کرنے کے لئے احادیث کی قطعاً حاجت نہیں۔ کیونکہ یہ بھی تعامل امت و تواتر سے ہی ہم تک پہونچی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس ایک اہل قرآن آیا۔ اور اس نے سوال کیا۔ کہ اذان کے کلمات تو قرآن مجید میں کہیں مندرج نہیں۔ پھر یہ کسطرح صحیح ہوسکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا۔ کہ تم بتاؤ کہ قرآن مجید تواتر سے ہم تک پہونچا ہے کہ نہیں۔ اہل قرآن صاحب نے کہا جی ہاں۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اس سے پوچھا کہ لوگ اذان کو زیادہ جانتے ہیں یا قرآن مجید کو اس نے کہا کہ اذان کو لوگ زیادہ جانتے ہیں حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا یہی امر اذان کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ جس تواتر سے قرآن مجید ہم تک پہونچا ہے۔ اور ہم اسے صحیح قرار دیتے ہیں۔ اسی تواتر سے اذان کے کلمات ہم تک پہونچے ہیں۔ تم اس کو کس طرح غلط قرار دے سکتے ہو۔ کیا ہم اذان کا انکار اس لئے کر دیں۔ کہ اس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ اسی طرح عبداللہ چکڑالوی نے جو کہا ہے۔ کہ قرآن مجید سے پانچ نمازیں ثابت نہیں ہوتیں تو اس کا یہ اعتراض نامعقول ہے۔ اور ہمیں ان کا جواب دینے کے لئے احادیث کی بھی حاجت نہیں۔ کیونکہ پانچوں نمازیں حضور نے ادا کیں۔ اور اپنے عمل سے لیکون الرسول علیکم شہیدا کے مطابق امت کے لئے نمونہ قائم کیا۔ اور حکم خداوندی ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ چنانچہ امت نے لتکونوا شہداء علی الناس کے مطابق تواتر سے ہم تک پہونچایا۔ اس تعامل امت کے ہوتے ہوئے ہمیں قطعاً حاجت نہیں۔ کہ ہم پانچ نمازوں کے جواز کے لئے قرآن و حدیث کو دیکھیں۔ کیا تیرہ سو برس کا تعامل امت غلط ہوسکتا ہے ہرگز نہیں۔ سوم درجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حدیث کا فرمایا ہے۔ احادیث سے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور حضور کے احوال معلوم ہوسکتے ہیں۔ آپ مریضوں کی عیادت و تیمارداری کس جذبہ شفقت سے کرتے تھے۔ اس کا پتہ ہمیں احادیث سے مل سکتا ہے۔ آپ نے سعد بن عبادہؓ کو مسجد میں ہی بلوا لیا تھا۔ تاکہ وہ ہر وقت سامنے رہیں۔ پھر احادیث سے حضور کے اخلاق۔ بیوی بچوں سے تعلق۔ حضور کی شجاعت ثبات قلب۔ سخاوت۔ صابر و شاکر ہونا۔ حضور کا اپنے خون کے پیاسوں کو لاتثریب علیکم الیوم فرما کر معاف کر دینا وغیرہ وغیرہ حالات زندگی معلوم ہوتے ہیں۔ فی زمانہ پیروان حدیث نے کلام خدا اور حدیث کو گٹ مٹ کر دیا ہے۔ قال اللہ اور قال الرسول تک ہی ان کا کام محدود ہے۔ حالانکہ جب حدیث بخاری مدون نہیں ہوئی تھی۔ تو لوگ کیا پانچ نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔ یا اذان کے کلمات موجودہ کلمات نہ تھے۔ روزے ایک ماہ کے نہیں تھے وغیرہ ہاں اگر احادیث مدون نہ کی جاتیں۔ تو ہم حضور علیہ السلام کے اقوال و حضور کے حالات سے آگاہ نہ ہوسکتے۔ ہاں اگر کوئی حدیث کلام اللہ سے مختلف ہو۔ تو وہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ قرآن نے تو صاف کہا ومن یتبع غیر سبیل المومنین الخ جو سبیل المومنین کے سوا دوسرا راستہ اختیار کرے۔ اس کو ہم اسی طرف پھیر دیتے ہیں۔ احادیث میں اگر راوی کمزور ہو۔ تو اسے ترک کر دیا جاتا ہے۔ بخاری مسلم۔ ترمذی سنن ابی داؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہاں اختلافی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے احادیث کو دیکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً حنفی لوگ سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں۔ اور شیعہ کھلے ہاتھوں نماز پڑھتے ہیں۔ اور بعض ناف پر وغیرہ وغیرہ تو اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہم احادیث کی ورق گردانی کریں گے۔ اسی طرح شیعہ اذان میں اشہد ان علیا وصی اللہ کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا سبیل المومنین کے خلاف ہے۔ کیونکہ تعامل امت تیرہ سو برس سے یہی ہے۔ کہ اشہد ان محمداً رسول اللہ اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے بھی حدیث کی ضرورت ہے۔

پس احادیث کا مرتبہ تعامل امت کے بعد ہے۔ یعنی جو باتیں تواتر سے ہم تک پہونچیں۔ اسی کا نام سنت الرسول ہے۔ اور اس کا درجہ کلام خدا کے بعد ہے۔ کیونکہ جیسے آپ کا درجہ خدا کے بعد ہے۔ آپ آخر انسان تھے۔ اسی طرح آپ کے عمل کا درجہ بھی جو کہ اسی تواتر سے محفوظ ہے۔ جس طرح قرآن مجید) دوئم درجہ پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"بعد از خدا بعشق محمد مخمرم"

تعامل امت یعنی سنت الرسول کے بعد حضور علیہ السلام کے اقوال ہیں جو ہمیں احادیث سے ذریعہ معلوم ہوسکتے ہیں۔ پس ہم نماز۔ روزہ۔ اذان۔ حج وغیرہ امور کو جو کہ تعامل امت اور تواتر سے ہم تک پہونچے ہیں صحیح ثابت کرنے کے لئے احادیث کے محتاج نہیں۔ کیونکہ تدوین احادیث سے قبل بھی افراد امت ان احکام پر عمل پیرا تھے۔ ہاں احادیث کے فقدان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مبارک ہم تک نہ پہونچ سکتے۔ اور آپ کے حالات زندگی امت سے محو ہو جاتے۔ اللھم صل علی محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ احمدی۔ دو خانہ نور الدین رضؓ قادیان

## اُن کا رنگ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

دِکھلایا قادیاں نے جب مُعجزانہ رنگ
صالح تھے اور نیک تھے جو بعض آشنا
پَیدا ہوئے ہیں مُصلحِ موعود گو کئی
اَے ہمنشیں۔ بتا وہ مجدِد تھا یا رسول؟
برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان تھی
اَلحاج خود کو کتنا ہی کہتا پھرے کوئی
کیونکر بناؤں پیر مَیں اپنا اُسے۔ کہ جو
رکھ کر کتابیں سامنے تصنیفیں خوب کیں
غُصّہ تو ہم پہ۔ گالیاں مُرشدؑ کو اپنے دیں
تُو۔ اور ہم کو پیر پرستی کا طعنہ دے!
کہتے تھے ہم تو لاکھوں ہیں اب اُڑ گئے کہاں
غیروں سے جا ملے۔ کہ ملے عزّت اور مال
پُوری ہُوئیں مسیحؑ کی سب پیشگوئیاں
"کب تک رہو گے ضِدّ و تعصّب میں ڈُوبتے"
"دیکھو خُدا نے ایک جہاں کو جُھکا دیا"

لاہور نے بھی پیش کیا ساحرانہ رنگ
افسوس۔ اُن پہ چڑھ گیا اب باغیانہ رنگ
لیکن "میاں" کے آگے کسی کا جما نہ رنگ
دِکھلاتا جو ہمیشہ رہا مُرسلانہ رنگ
اُس کا تو اَے عزیز۔ تھا شاہنشہانہ رنگ
مُجرم ہے پھر بھی۔ اُس میں ہو گر فاسقانہ[1] رنگ
چلتا بنا۔ دِکھا کے ہمیں سارقانہ رنگ
اچھا ہے میرے دوست۔ ترا مُنشیانہ رنگ
حَیف۔ ایک احمدی کا ہو یہ سُوقیانہ رنگ
جا۔ دیکھ اپنے بُت کا ذرا آمرانہ رنگ
بگڑے کسی کا یُوں تو۔ مِرے لے خُدا۔ نہ رنگ
اگلا بھی رنگ کھویا۔ نہ چندہ بِلانہ رنگ
جو جو دِکھا رہے تمہیں اب زمانہ رنگ
کب تک چلیگا آپ کا یہ حاسدانہ رنگ
محمود کا تو کافی ہے یہ مُعجزانہ رنگ

پھر آ کے پاس بیٹھو ہمارے حبیبؓ کے
جس نے تمہیں دیا تھا کبھی صالحانہ رنگ

[1] وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَالِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ



احباب ۱۲ مارچ یوم سیرت النبی کو پوری کوشش سے کامیاب بنائیں

## رپورٹ مساعی خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا جولائی ۱۳۲۱ ہش

**مجالس بیرون۔ کیرنگ:۔** غیر اراکین کو مجلس اطفال میں شامل کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ بچوں کی تربیت کی نگرانی کی جاتی رہی اور نمازوں کی حاضری لی جاتی رہی۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا:۔ اطفال کو نمازوں میں لایا جاتا رہا۔ اذان سکھائی گئی۔ لائل پور:۔ امتحان حدیث النبی کی تیاری کروائی گئی۔ ایک جلسہ کیا گیا۔ اور بچوں کو نماز سکھانے کا انتظام کیا گیا۔ لاہور:۔ حلقہ دہلی دروازہ میں روزانہ بچوں کو ورزش کروائی جاتی رہی۔ قرآن مجید اور سلسلہ کی چھوٹی چھوٹی کتب پڑھائی جاتی رہیں۔ محمد نگر اور اسلامیہ پارک کے اطفال اجتماعوں میں خدمت کا کام کرتے رہے۔ چک ۲۱ ۱ لائل پور:۔ بچوں کو یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھایا جاتا رہا۔ اطفال کا ایک تربیتی جلسہ کیا گیا۔ سونگھڑہ:۔ بچوں کو ورزش کروائی جاتی رہی۔ حضور کے خطبات بچوں کو سنا کر سمجھا دیتے رہے۔ دہلی:۔ بچوں کو تربیتی جلسوں میں شامل کیا گیا اور انکی تنظیم کی گئی۔ کانپور:۔ اطفال کو دعائیں سکھائی گئیں۔ کریام:۔ بچوں کی تربیت کا کام باقاعدہ جاری ہے۔ بچوں نے مسجد کی صفائی کی۔ بریلی:۔ اطفال کو نماز سکھائی گئی۔ حدیث النبی کے امتحان کے لئے تیاری کرائی گئی۔ سیدوالا:۔ بچوں کو نمازوں میں لانے کی کوشش کی گئی اور نماز یاد کروائی گئی۔ **مرکزی کارگزاری** (۱) مسجد نور میں اطفال کا ماہانہ جلسہ کیا گیا۔ جس میں بزرگان سلسلہ سے تربیتی تقاریر کروائی گئیں۔ بچوں نے بھی تقاریر کیں۔ حاضری ۵۰۰ کے قریب تھی (۲) ہر ہفتہ جمعہ کی نماز کے بعد مربیان اطفال قادیان کے جلسے کئے جاتے رہے۔ جن میں ان کی کارگذاری پر تنقید کیجاتی رہی (۳) قادیان کے بعض محلوں کے دورے کئے گئے۔ بچوں کی حاضری تسلی بخش پائی گئی۔ (۴) حدیث النبی اور شرائط بیعت کے امتحان کے متعلق الفضل میں پانچ اعلانات شائع کروائے گئے۔

**شعبۂ تجنید** (۱) ماہ زیر رپورٹ میں مقامی اور بیرونی مجالس کی طرف سے کل ۱۶۴ عدد فارم رکنیت پُر ہو کر موصول ہوئے اور صدر محترم کی منظوری کے بعد متعلقہ مجالس کو منظوری کی اطلاع دی گئی۔ (۲) مختلف مجالس بیرونی و مقامی کو ۱۲۲ عدد رکنیت فارم ان کے طلب کرنے پر بھیجے گئے۔ (۳) مجالس کی طرف سے آمدہ غیر اراکین کی فہرستوں کے مطابق ان کو چٹھیاں لکھی گئیں کہ وہ کیوں مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوتے ان خطوں کا اچھا اثر ہوا۔ اور اس طرح بہت سے غیر ممبران مجلس کے رکن بن گئے۔ (۵) بارہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں خطوط لکھے گئے۔ کہ وہ مجالس سے تعاون کریں اور اپنے علاقہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام و تنظیم میں تعاون کریں۔ سوائے ایک دو کے باقی سب نے تعاون کیا (۶) موسمی تعطیلوں پر قادیان سے باہر جانے والے طلباء کو اپنے اپنے علاقہ میں جاکر مجالس قائم کرنے کے لئے کہا گیا۔ اور اس بارہ میں انہیں ہدایات دی گئیں۔ **مرکزی کارگزاری۔** مورخہ ۱۳ احسان ۱۳۲۱ھش کو مجلس خدام الاحمدیہ کی پہلی ریلی کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تنظیم احباب کے متعلق ہدایت فرمائی تھی۔ ماہ زیر رپورٹ میں قادیان میں یہ تنظیم مکمل کی گئی۔ مجالس قادیان کی صحیح طور پر نگرانی کے لئے عہدیداران مرکزیہ کے سپرد ایک ایک مجلس کی گئی۔ جس کی وہ باقاعدہ نگرانی کرتے رہے۔ اور اپنی رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں پیش کرتے رہے۔ مجلس زعماء کے اجلاس باقاعدہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوتے رہے۔ جس میں مجالس کے زعماء سے ان کے کام کی رپورٹ لی جاتی رہی۔ نماز کی پابندی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کے ماتحت حاضری کا انتظام کیا گیا۔ بعض دریافت طلب امور حضور کی خدمت میں پیش کرکے مزید ہدایات لی گئیں۔ حضور کی خدمت میں حاضری نماز کی رپورٹ روزانہ بھیجی جاتی رہی۔

**اجلاس ہائے مجلس عاملہ مرکزیہ:۔** عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس عاملہ مرکزیہ کے چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں مجلس کی ترقی کے متعلق اہم امور پر غور کیا گیا۔

ڈاک کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ آمد مقامی ۱۸ روانگی مقامی ۷۳۹ آمد بیرون ۲۱۰ روانگی بیرون ۲۵۴ اس عرصہ میں روانگی ڈاک بیرون پر مبلغ ۹/۱۳/۲۰ روپے خرچ ہوئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

---

## تحریک جدید سال نہم اور اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن دوستوں کو تحریک جدید سال نہم کے جہاد میں شمولیت کی توفیق ملی ہے۔ خواہ وہ ہندوستان کے ہوں یا بیرون ہند کے۔ اگر ان کا دل ان کا ایمان کہتا ہے۔ کہ اس کی قربانی اس کی آمد کے معیار سے کم ہے تو اُسے یہ حق حاصل ہے۔ کہ وُہ اپنے وعدے میں اضافہ کرلے۔ کیونکہ تحریک جدید کے جہاد میں شمولیت والے کو اضافہ کرنے کی ہر وقت اجازت ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے احباب اضافہ کر رہے ہیں اور وعدہ کی رقم ۳۱ مارچ سے قبل ادا کرکے سابقون الاولون کی فہرست میں شامل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) صاحبزادہ مرزا میاں داؤد احمد صاحب سندھ سے لکھتے ہیں کہ:۔

میں نے ایک سو روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ میرے اپنے خیال میں وہ میری آمد کے لحاظ سے بہت تھوڑا تھا۔ میرا اپنا خیال تھا۔ کہ اس وعدہ کو پُورا کرکے پھر زیادہ کروں گا۔ ایک سو روپیہ بذریعہ چک ارسال ہے۔ الحمدللہ ایک سو روپیہ کا اور وعدہ کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی جلد ادا کر دوں گا۔ (۲) مولوی محمد عیسیٰ صاحب بھاگلپوری نے کانپور سے سال ہشتم کا وعدہ ۲۵۰/- روپیہ کیا۔ مگر اسے بڑھا کر ۶۲۵/- روپیہ ادا کر دیا۔ سال نہم میں آپ نے ۵۰۰/- روپیہ خطبہ پڑھتے ہی پیش حضور کیا۔ اور تاجروں والا خطبہ پڑھ کر آپ نے ۲۰۰/- روپیہ بڑھایا۔ اور وہ رقم بھی ۳۱ مارچ سے قبل ہی ادا کردی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ابھی اس ۷۰۰/- روپیہ میں مزید اضافہ کرنے کی بھی اطلاع فرمائی ہے۔ اللھم زد فزد

(خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

---

## ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**بمبئی** ۲۲ فروری۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ ۲۱ فروری کو گاندھی جی نے دن بے چینی سے گذارا۔ چار بجے ان کی حالت نازک ہوگئی۔ اور وہ قریب بے ہوش ہوگئے۔ ان کی نبض کا کوئی پتہ نہ چلتا تھا۔ مگر بعد میں وہ میٹھا لیموں ملا ہوا پانی پی سکے۔ اور رات کو ½ ۵ گھنٹے سو سکے۔ آج ان کا خاموش رہنے کا دن ہے۔ اور وہ بشاش ہیں۔ مگر ان کا دل پہلے سے کمزور ہو رہا ہے۔

**دہلی** ۲۲ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں پروگریسو پارٹی کے چھ ممبر واک آؤٹ کرگئے۔ پارٹی کے لیڈر نے کہا۔ کہ گاندھی جی کے بارہ میں گورنمنٹ نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر میری پارٹی آج کی کارروائی میں کوئی حصہ نہ لے گی۔

**دہلی** ۲۲ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں اشیائے خورونوش ادویات اور سٹینڈرڈ کلاتھ کے بارہ میں بحث ختم ہوگئی۔ حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ اگلے چھ ماہ میں پانچ کروڑ گز سٹینڈرڈ کلاتھ مل سکے گا۔ اس کپڑے کے لئے ایک کمشنر مقرر کردیا گیا ہے۔ جس کا دفتر بمبئی میں ہوگا۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری نے کہا۔ کہ ملک کے تمام صوبے اور ریاستیں خوراک کے سوال کو حل کرنے کے لئے تعاون پر آمادہ ہیں۔

**دہلی** ۲۲ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ریلوے بجٹ پر عام بحث ہوئی۔ جنگی ٹرانسپورٹ کے ممبر نے بتایا کہ حکومت نے ہندوستان میں ریلوے انجن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

**دہلی** ۲۲ فروری۔ کل رات برما میں برطانی طیاروں نے فورٹ ڈفرن متصل مانڈلے اور منیانگ پر حملے کئے۔ کل سویرے مانگو روڈ پر بمباری کرکے اسے دو جگہ سے توڑ دیا گیا۔ پروم پر بھی بمباری کی گئی۔ صرف ایک طیارہ واپس نہ آسکا۔

**قاہرہ** ۲۲ فروری۔ وسطی ٹیونیشیا میں درہ قیسرین کے محاذ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن اس ڈیڑھ میل چوڑے درہ میں گھس چکا ہے۔ اور اتحادی اسے آگے بڑھنے سے روک رہے ہیں۔ اس درہ سے الجیریا کی سرحد تک راستہ جاتا ہے برطانی ٹینک بھی امریکن فوج کے ساتھ آملے ہیں اور کامیابی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

**دہلی** ۲۲ فروری۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے آج دوسری بار مسٹر ولیم فلپس سے ملاقات کی۔ سندھ کے سابق وزیر اعظم مسٹر اللہ بخش بھی آپ سے ملے۔

**لاہور** ۲۲ فروری۔ گورنر پنجاب آج دورہ پر روانہ ہوگئے۔

**ماسکو** ۲۳ فروری۔ روسیوں نے خارکوف کے شمال مغرب کی طرف ایک زبردست حملہ کیا ہے۔ اور چالیس میل پر ایک اہم شہر لے لیا ہے۔ اوریل کے محاذ پر جرمن زبردست جوابی حملے کر رہے ہیں۔ مگر پھر بھی روسی آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور ایک طرف تو اب صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ کاکیشیا کے علاقہ میں روسی اب جرمنوں کو کوبان اور نوووروسسک کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن نیٹرو پراسکو کو خالی کر رہے ہیں۔

**ماسکو** ۲۳ فروری۔ آج روسی فوج کی پچیسویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ مسٹر چرچل۔ مارشل ویول اور مارشل چیانگ کائی شیک نے تہنیت کے پیغام ارسال کئے ہیں۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ میں روسی فوجوں کی مسلسل کامیابی پر پھولا نہیں سماتا۔ مشرق و مغرب میں محوری فوجی طاقت کو مکمل طور پر تباہ کرنے سے ہی دنیا میں دیرپا امن قائم ہو سکتا ہے۔ موسیو سٹالین نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ گذشتہ تین ماہ میں روسی دشمن کی فوج کے ۱۱۲ ڈویژن تباہ کرچکے ہیں۔ سات لاکھ جرمن مارے گئے۔ اور تین لاکھ پکڑے گئے ہیں۔ اس عرصہ میں دشمن کو سات ہزار ٹینک چار ہزار ہوائی جہاز اور سترہ ہزار توپوں سے ہاتھ دھونے پڑے۔

**قاہرہ** ۲۳ فروری۔ وسطی ٹیونیشیا میں جرمن قیسرین کے شمال کی طرف کئی میل بڑھ گئے ہیں۔ اور اب تھالا سے صرف چار میل ہیں۔ ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ دشمن تھالا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ یا ٹبسہ سے پونٹ ڈوفہس جانے والی ریلوے لائن کو کاٹنا چاہتا ہے۔ کل تمام دن سخت لڑائی ہوتی رہی۔ جنوبی محاذ پر برطانی آٹھویں فوج کے ہراول دستے آگے بڑھتے ہوئے مرات لائن کی قلعہ بندیوں میں گھس رہے ہیں۔

**واشنگٹن** ۲۳ فروری۔ امریکہ کی بحری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ اس ماہ کے اوائل میں شمالی اٹلانٹک میں دو امریکن مال لے جانے والے مسافر جہاز ڈوب گئے۔ جانی نقصان بہت زیادہ ہوا۔ ان جہازوں پر دشمن نے رات کے وقت حملہ کیا تھا۔

**لنڈن** ۲۳ فروری۔ چار انجن والے برطانی طیاروں نے اتوار کی رات کو جرمنی کی دوسری بڑی بندرگاہ بریمن پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور ایک لاکھ چار ہزار پونڈ سے زیادہ وزن کے بم گرائے۔

**لنڈن** ۲۲ فروری۔ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ بحیرۂ روم میں برطانی آبدوزوں نے دشمن کے دو مال لے جانے والے جہاز ڈبو دیئے۔ ایک ٹینکر بھی غرق کیا گیا۔ اور تین اور جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ سسلی کے کنارے کے پاس دشمن کے ایک بہت بڑے رسد لے جانے والے جہاز اور اس کی حفاظت کرنے والے دو جہازوں پر سیدھے نشانے لگے۔ خیال ہے کہ یہ چاروں غرق ہوگئے ہوں گے۔ ایک اور کروزر پر بھی نشانہ لگا۔

**لنڈن** ۲۳ فروری۔ تارپیڈو پھینکنے اور جھپٹ کر حملہ کرنے والے طیاروں نے بحرالکاہل میں منڈا کے جاپانی اڈہ پر زور کا حملہ کیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ ایک امریکن طیارہ واپس نہیں آسکا۔ امریکہ میں اب ایسے ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ جو ایک گھنٹہ میں چار سو میل لمبا سفر طے کرتے ہیں۔

**پونا** ۲۳ فروری۔ ایک نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ کل دن گاندھی جی نے نسبتاً اچھا گذارا۔

**استنبول** ۱۷ فروری۔ حکومت بلغاریہ نے ترکی سرحد سے ۱۵۰ کلومیٹر یا اس سے کم فاصلے پر رہنے والے تمام ترک مردوں، عورتوں اور بچوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ وہ بدر دہ پہنچ جائیں۔ اس علاقے کے رہنے والے ترکوں کی ساری جائداد گھروں اور مویشیوں پر قبضہ کرلیا ہے اور ان سے

## وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

**نمبر ۶۳۹۱**:۔ منکہ سکینہ بیگم زوجہ مولوی عبد اللطیف صاحب حلقہ المجاہدین قوم بلوچ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۲ء ساکن محمد پور ملہ حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی نوماشہ قیمتی ۱۵ روپے کانٹے طلائی وزنی ۴۔۲ ماشہ قیمتی ۸/- نقد جو میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے۔ جس کی مجموعہ رقم مبلغ ۸/۵۰ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز میری ملکیت نہیں ہے حق مہر اپنا پہلے وصول کر کے خرچ کرچکی ہوں۔ اور میری ماہوار آمد بھی نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد علاوہ مذکورہ بالا جائیداد کے ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم حصہ جائیداد سے میں اپنی زندگی میں ادا کروں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت جائیداد میں سے منہا تصور ہوگی۔ العبد: سکینہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: عبد اللطیف بہاولپوری خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عبد المجید بحروالہ گریزی دیا ...

**نمبر ۶۳۹۳**:۔ منکہ محمد مسعود احمد ولد میاں اللہ بخش صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۳۵ء ساکن امرتسر حال محلہ دار البرکات قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ماہ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد کچھ نہیں ماہوار آمد مبلغ ۲۵ روپے تحط الاؤنس مبلغ چھ روپے کل اکتیس روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد میں پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کردوں تو وہ رقسم جائیداد میں سے منہا تصور کیا جائے۔ میرے مرنے پر جو جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنی آمدنی کی کمی وبیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ محمد مسعود احمد اسسٹنٹ اکونٹنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ کوٹھی دار الحمد قادیان۔ گواہ شد:۔ (مفتی) محمد صادق۔ گواہ شد:۔ نور الحق مولوی فاضل واقف تحریک جدید

انڈین ایر فورس کے ہونہار نوجوان ہوا بازوں کے ہاتھ میں یہ فتح کا دستہ دشمن کے لیے شکست کا حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ اسی دستہ کے ذریعہ اُن کے جہاز زمین سے ہوا میں بلند ہوتے ہیں اور جنگ میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اچھے سے اچھے آدمی اچھی سے اچھی ٹریننگ اور اچھے سے اچھے ہوائی جہاز یہی جاپانیوں کا تہس نہس کردینگے اور انہیں ہندوستانی آسمان سے نکال باہر کریں گے۔ مگر ہمیں کچھ اور بھی کرنا ہے۔ ہوائی جہازوں اور دوسرے جنگی اسلحہ کے بنانے کیلئے بہت بڑی مقدار میں سامان کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے یہ لازمی ہے کہ ہم اُن چیزوں کے بغیر کام چلائیں جن کی ہمیں سخت ضرورت نہیں ہے۔ جنگ کے بھاری اخراجات کیوجہ سے حکومت کیلئے ضروری ہوجاتا ہے۔ کہ ہم سے وہ تمام روپیہ قرض لے جو ہم دے سکتے ہوں۔ ہم خود کفائت شعاری کے ذریعہ جاپانیوں کو ہندوستان سے باہر رکھنے کے پکے ارادے کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔











عبد الرحمن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا، اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خاں شاکر